رنگِ خیال

آہ! قاضی ایوب

مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے شیخ الحدیث مولانا قاضی محمد ایوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۲ مئی ۲۰۰۵ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انکی وفات پر مجلس التفسیر (کراچی) سراپا سوگوار ہے۔

مرحوم سے ۱۹۹۵ء میں اسلام آباد میں منعقدہ ایک سہ روزہ فقہی سیمینار میں، راقم کی متعدد بار ملاقاتیں ہوئیں۔ مرحوم کو علم و فضل کا پیکر، سادگی و شرافت کا مرقع، حسن صورت کا حامل اور حسن سیرت کا نمونہ پایا۔ سیمینار کے موقع پر میرے روم میٹ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن تھے۔ چنانچہ قاضی صاحب مرحوم بھی ہمارے کمرے کی طرف اور کبھی ہم انکے کمرے کی طرف چلے جاتے اور مختلف موضوعات زیر بحث رہتے۔ متعدد بار ہم نے قاضی صاحب مرحوم کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں اور سیمینار کے وقفوں میں کئی بار اکٹھے گھومنے گئے۔ قاضی صاحب کے ساتھ متعدد تصویریں بھی بنوائیں۔ تصویروں کا کیا؟ وہ تو ظاہر کا ایک پردہ ہیں اصل بات تو یہ ہے کہ وہ اپنی متعدد یادوں کے ساتھ راقم کے دل میں جلوہ افروز ہیں۔

مرحوم کے تبحر علمی کا اندازہ، اس وقت ہوا جب مفتی منیب الرحمٰن، مولانا صدیق ہزاروی اور راقم کے سامنے مرحوم نے سیمینار میں پیش کئے گئے ایک عربی مقالہ پر فی البدیہہ تنقید کرنی شروع کی اور اس ضمن میں مقالہ پر متعدد اشکالات پیش کر کے علمی و تحقیقی مباحث چھیڑ دیئے۔ اس وقت مرحوم پر کسی "استاد کامل" کا گمان ہو رہا تھا۔ ان کی طرف سے اٹھائے گئے نکات پر مولانا ہزاروی اور مفتی منیب الرحمٰن بھی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔

قاضی صاحب مرحوم نے اس سیمینار کے موقع پر راقم کو اپنی خصوصی توجہات اور شفقتوں سے نوازا۔ انکی حکیمانہ نصیحتوں نے دل پر انمٹ نقوش قائم کئے۔ وہ روحانی اقدار میں اپنے اسلاف کے نمائندہ تھے چند اور مختصری ملاقاتوں کے بعد ان کے بارے میں راقم کا تاثر یہ ہے کہ وہ انتہائی سادہ اور منکسر المزاج عالم دین تھے نیز روحانی قدروں کے امین بھی۔ انکی موت نے راقم کو ذہنی صدمہ سے دوچار کیا ہے۔ اب دل میں انکی یاد ہے اور زبان پر دعائے مغفرت۔ خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین)۔

فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

(مدیر اعلیٰ)

بیدل لائبریری
نمبر ۲۱۸۱
بیدل لائبریری

مسلم و غیر مسلم افراد اور حکومتوں کے مابین تعلقات

ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج
استاذ الفقہ و التفسیر،
شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

مسلمانوں کو اپنے قومی و دینی معاملات میں کسی ایک مرکز پر جمع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ وہ معاملات ہیں جو مسلمانوں کے ذاتی معاملات پر مقدم کر دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ النور میں ہے۔ انما المومنون الذین امنوبا لله ورسوله و اذا کانو امعه علیٰ امر جامع لم یذهبو ! حتیٰ یستاذنوه ۔۔ الخ (یعنی حقیقی مومن وہی ہیں، جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جب کسی اجتماعی مسئلہ میں اس (رسول) کے ساتھ جمع ہوتے ہیں تو (اس معاملہ کو ادھورا چھوڑ کر) جاتے نہیں۔ جب تک اس (رسول) سے اجازت نہ لے لیں۔ (یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ فی الواقعہ خدا اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں)۔

امام راغب اصفہانی نے لکھا ہے۔ امر له خطر یجتمع لا جله الناس فکان الامر نفسه جمعهم یعنی امر جامع وہ امر ہے، جو بذات خود اتنا اہم اور فوری توجہ کا متقاضی ہے کہ لوگ اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں گویا وہ امر فی نفسہ لوگوں کو جمع کرنے کا باعث ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قومی یا دینی معاملات ذاتی معاملات پر ترجیح رکھتے ہیں چنانچہ ضروری ٹھہرا کہ جب کسی ایسے ہی مسئلہ کے لئے بلایا جائے تو نہ صرف یہ کہ بروقت حاضر ہوں۔ بلکہ وہاں سے اس وقت تک نہ جائیں۔ جب تک رسول (داعی) سے اجازت نہ لے لیں۔

ضمناً عرض ہے کہ آج مسلمانوں کے معاشروں کی مجالس قومی اور محافل دینی کی یہ حالت ہے